134659- بیوی کا سامان گاڑیوں پر رکھ کر علاقے میں گھومنا

سوال

ہمارے ہاں ایک رواج ہے کہ جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے اور اسے جو سامان دیا جاتا ہے وہ پانچ یا چھ گاڑیوں میں رکھ کر لاؤڈ سپیکر اور موسیقی لگا کر مین روڈ پر گھمایا جاتا ہے، اور لوگ اس سامان کے متعلق ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، ان کے لیے یہ اہم ہوتا ہے کہ سامان کتنی گاڑیوں پر لادا ہے.

اور اس کے نتیجہ میں جب وہ اپنی لڑکی کی شادی کرتا ہے تو جتنی گاڑیوں میں اس نے سامان دیکھا تھا اس سے زیادہ سامان دیتا ہے.

میرا سوال یہ ہے کہ: کیا شرعی طور پر اس سامان کی مشہوری کرنا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے شہر میں گھومنا اور سامان دینے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا جائز یا نہیں؟

برائے مہربانی اس کے متعلق شرعی دلائل واضح کریں، اور اس کے متعلق آپ کا منہج کیا ہے، یا پھر اس ویب سائٹ میں اس موضوع کے متعلق کچھ سوالات کے متعلق بتائیں تا کہ میں ان کا مطالعہ کروں، یا کچھ کتابوں کے نام بتائیں جن میں یہ موضوع بیان ہوا ہو تا کہ لوگوں کو شریعت مطہرہ کی اتباع کے متعلق لایا جائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی نیکیوں میں اضافہ کرے.

پسندیدہ جواب

ہمیں تو یہی لگتا ہے کہ درج ذیل
اسباب کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں:

1 اس طریقہ سے موسیقی لاؤڈ سپیکروں
میں بجانا حرام ہے اور ایک کے بعد دوسرا اندھیرا اور گمراہی ہے، شرعی دلائل سے
موسیقی کے آلات اور گانے بجانے کی حرمت بالکل واضح ہے، اور اس میں صرف دف اور وہ
بھی بعض حالات یعنی نکاح میں جائز ہے اس کے علاوہ نہیں.

اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
5000) اور (
20406) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اس طرح موسیقی بجانے میں تو اعلانیہ
معصیت و نافرمانی پائی جاتی ہے، اور پھر اس میں مومنوں کے لیے اذیت بھی ہے جو

موسیقی سننے سے اذیت محسوس کرتے ہیں.

اس طریقہ سے سامان کو شہر میں گھمانے
میں کئی ایک شرعی ممانعت پائی جاتی ہیں :

ا اس میں تکبر اور فخر اور لوگوں
کے اوپر آنا پایا جاتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم
عاجزی وانکساری اختیار کرو حتی کہ کوئی بھی کسی دوسرے پر زیادتی مت کرے اور نہ ہی
کوئی کسی دوسرے پر فخر کرے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4895) سنن
ابن ماجہ حدیث نمبر (4179) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ
حدیث نمبر (570) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ب اس رواج میں سامان اور مہر میں
زیادتی اور لوگوں سے آگے نکلنے پایا جاتا ہے، اور یہ چیز شریعت مطہرہ کے مخالف ہے
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی کمی اور شادی کے اخراجات میں آسانی
کرنے کی ترغیب دلائی ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو
"

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس وجہ سے انسان اسراف وفضول
خرچی میں پڑ جائیگا جس سے اللہ سبحانہ وتعالى نے منع فرمایا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم اسراف وفضول خرچی مت کرو
یقینا اللہ تعالی اسراف اور فضول کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.الانعام (141).

مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (
10525) اور (
12572) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

ج یہ فعل ایسا ہے جس سے فقراء اور
مسکین لوگوں کے دل ٹوٹ جائینگے جوان لوگوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے اور اتنا سامان
نہیں دے سکتے، تو اس طرح جب ایک فقیر اور مسکین و تنگ دست اپنی بچی کی شادی کریگا
تو وہ غمگین رہے گا اور اس کا دل گھٹتا رہے کہ کاش وہ بھی اپنی بچی کو اس طرح سامان
دیکھ سکتا.

اور پھر یہ خاندان کے درمیان بھی
اختلافات اور جھگڑے کا سبب بن سکتا ہے، لڑکی اپنے والد سے بھی اتنا ہی سامان طلب
کریگی جتنا کسی اور لڑکی کو دیا گیا لیکن اس کا والد ایسا نہیں کرسکے گا، یا پھر وہ
ایسا کرنے پر راضی نہیں تو اس طرح جھگڑے اور اختلافات ہونگے.

د یہ فعل حسد و بغض کے دروازے
کھولے گا، اور کمزور ایمان قسم کے لوگوں میں نفسیاتی پریشانی پیدا ہوگی، جب وہ اس
سامان کو دیکھے گے اور وہ قیمتی سامان ہو تو اللہ نے دوسروں کو جو اپنے فضل سے
نواز رکھا ہے اس میں حسد کرنے لگیں گے، اور وہ اس سے چھن جانے کی خواہش کرینگے.

اس لیے میری تو نصیحت یہی ہے کہ عقل
و دانش والے لوگ اس طرح کی غلط عادت اور رسم و رواج کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور
اس کا مقابلہ کریں، اور لوگوں کو اس قیمتی سامان اور شادی کے اتنے زیادہ اخراجات نہ
کرنے کی ترغیب دلائیں، اور صرف اسی پر اکتفا کریں جو انسان کو ضرورت ہوتی ہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب
مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.